السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قرآن مجید زمین پر رکھنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ''اتی نفر من یہود، فدعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی القف فأتاہم فی بیت المدراس، فقالوا : یا أبا القاسم !إن رجلا منا زنی بامرأة فاحکم بینہم فوضعوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسادة فجلس علیہا، ثم قال : «ائتونی بالتوراة» فأتی بہا، فنزع الوسادة من تحتہ ووضع التوراة علیہا...... لخ'' یہود کا ایک گروہ آیا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی (ایک وادی) قف کی طرف بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کے مدرسہ (مدراس) میں تشریف لے گئے۔ انھوں نے کہا : اے ابوالقاسم !ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے آپ ان میں فیصلہ کریں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا : میرے پاس تورات لے آوَ۔ پھر تورات لائی گئی تو آپ نے تکیہ نیچے سے نکالا اور تورات کو اس پر رکھا۔ (سنن ابی داود مع عون المعبود ج۴ ص ۲٦۴ ح ۴۴۴۹)

اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ سوائے ہشام بن سعد کے، ان پر جرح بھی ہے لیکن میری تحقیق میں وہ جمہور محدثین کے نزدیک صدوق و موثق ہیں جیسا کہ میں نے سنن ابی داود کے حاشیہ ''نیل المقصود'' (ح ۴۹۷) اور التعلیق علی تہذیب التہذیب میں ثابت کیا ہے لہٰذا ان کی حدیث حسن ہے۔

(حافظ ذہبی اور امام عجلی دونوں نے فرمایا : ''حسن الحدیث'' (الکاشف ۳/۱۹٦، تاریخ العجلی : ۱۵۱۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور آسمانی کتابوں کو زمین پر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ ہر ممکن احترام کرتے ہوئے انھیں کسی بلند اور پاک جگہ پر رکھنا چاہیئے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص55

محدث فتویٰ